

سوال نمبر 3۔

نماز کو روحانی تطہیر اور نفس کی اصلاح کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ وضاحت کریں کہ نماز کی ادائیگی کس طرح مسلمان میں ضبط نفس اور اتکساری پیدا کرتی ہے؟

تعارف :-

نماز ایک جسمانی عبارت ہے جس کو انسان کے روح کی تطہیر اور نفس کی اصلاح سمیٹے پھیلا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ فرض عبادات میں سے نماز کو سب سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے اور قرآن پاک میں سات سو سے زیادہ مرتبہ نماز کی تاکید کی گئی ہے۔ نماز ایک ایسی عبارت ہے جو بندے اور خدا کے درمیان تعلق قائم کرتی ہے اور اس تعلق کی وجہ سے انسان خود پر ضابطہ طر کرنا سیکھتا ہے۔ یوں ضبط نفس پیدا ہوتا ہے۔ مٹھرن میں باوجود مرتبہ خدا کے آگے جھکنے سے (اتکساری) اور عاجزی پیدا ہوتی ہے۔ ذیل میں اس کی مزید وضاحت کی جائے گی۔

نماز ضبط نفس کا ذریعہ

1۔ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے

نماز ایک ایسی عبارت ہے جو انسان کو نہ تو جسمانی گناہ کن رہتی ہے اور نہ روحانی۔ نماز کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

ان الصلوة عن الغفشاء والمنکر

ترجمہ: بے شک نماز پڑھتی ہے بے حیائی اور برائی سے

بے حیائی سے مراد ڈر لیس کوڑکی پانسی نہ کرنا، بھوکہ تمام گناہ

جو چھپ کر کئے جاتے ہیں جیسے چوری ڈاکہ ڈالنا وغیرہ۔

مرائے سے مراد وہ تمام گناہ ہیں جن کی قرآن میں سزا بیان کی گئی

ہے۔

مذہب بالا آیت میں بے حیائی اور برائی دونوں کا ذکر کر کے

یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ نماز کی بیہوشی انسان کو ان دونوں

سے ہی چھٹکارا حاصل ہو جاتا ہے جس سے انسان مکمل ضبط

نفس پر قابو رہتا ہے۔

2 نماز یاد رہی کا ذریعہ ہے

قرآن پاک میں ارشاد ہے

واقیموا الصلوة لذكری

ترجمہ: اور نماز قائم کرو تاکہ اس سے تم یاد کرو

نماز کی بیہوشی انسان خدا کو درن میں باہر یاد کر دیتا ہے

اور جب وہ خدا کو یاد کرتا ہے تو اس کے دل میں خدا کا خوف

پیدا ہوتا ہے کہ خدا مجھ دیکھ رہا ہے اور میرے ہر عمل سے واقف

یہ چنانچہ یہ بات انسان کو گناہ کرنے سے باز رکھتی ہے۔ خدا کے سامنے رن ہلکے پانچ مرتبہ پیش ہونے کی وجہ سے انسان گناہوں سے باز رہتا ہے اور اُسے ضبط نفس کی شوقی بناتی ہے۔

3. فرض نمازوں کی پابندی کے ذریعے ضبط نفس

قرآن پاک میں نمازوں کی فرضیت کے بارے میں ارشاد ہے
ترجمہ: بے شک نمازوں پر مقررہ وقت پر فرض کی گئی ہے
(القرآن)

نماز کو پانچ وقت مقررہ اوقات پر ادا کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ پانچ وقت فرض کرنے کی حکمت یہی ہے کہ انسان وقتاً فوقتاً خدا کے سامنے جوابدہ ہوتا رہے تاکہ وہ اپنے نفس کو قابو کی نکل شوق کرے کیونکہ عرف خدا کے سامنے پیش ہونے کا خوف ہی انسان کو خواہشات نفسانی سے روک سکتا ہے۔

4. مومن اور کافر میں فرق نماز ہی ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا

ترجمہ: مومن اور کافر میں نماز ہی حد فاصل ہے

اس کی وجہ یہی ہے کہ مومن نماز کے ذریعے دیگر برائیوں پر کنٹرول حاصل کر لیتا ہے جس کی وجہ سے وہ کافروں سے امتیاز حاصل کر لیتا ہے۔

۵ نماز میں مشکل کشا ضبط نفس پیدا کرنی ہے

مخصوص رکعت کو جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تھی آیت
سجد کا رخ کرتے تھے یعنی کہ سجد میں جا کر نوافل ادا کر کے خدا
سے مدد طلب کرتے تھے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

ترجمہ: صبر اور غار کے ذریعے سے مدد چاہو۔ (الزکریٰ)

جب قرآن میں اللہ تعالیٰ سے صبر اور غار کے ذریعے
سے مدد کا وعدہ کیا ہے تو انسان خود قلم بازی میں کوئی
بھی قدم اٹھانے سے پرہیز کرنا ہے جس سے انسان کو ضبط
نفس کی تربیت ہوئی ہے۔

۶ نماز کی شرائط کے ذریعے ضبط نفس

نماز ادا کرنے کے لئے چند شرائط رکھنی گئی ہیں جن میں
جسم، لباس اور جگہ کا پاک صاف ہونا نماز کا وقت بیٹنا اور
قبلہ رو بیٹنا شامل ہے۔ ان شرائط کی پابندی انسان کو سیر
حال میں کرنی ہوتی ہے۔ انسان کو چاہئے ہوئے یا نہ چاہئے ہوئے بھی
وضو کرنا بیٹنا اور باقی شرائط مکمل کر کے یہی ۱۰۵ اس قابل ہوتا
ہے کہ نماز ادا کر سکے۔ یہاں انسان کو یہ بھی یاد رکھانی ہے کہ سب کچھ
انسان کی سرچشمی کے مطابق ہی نہیں ہونا ہے بلکہ حال میں اپنے نفس کو
قابل میں رکھ کر شرائط کی پابندی کرنا ہوتی ہے۔ یہ بھی انسان میں ضبط
نفس پیدا کرتی ہے۔

غماز انگساری پیدا کرتی ہے

1۔ خشوع و خضوع کے ذریعے عاجزی

غماز میں خشوع و خضوع اختیار کرنا کامل مومن کی

ایک نشانی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝

ترجمہ: یقیناً مومن کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں میں

عاجزی اختیار کرتے ہیں۔

انسان خدا کے خوف سے ہی عاجزی اختیار کرتا ہے۔ غماز میں

انسان خدا کے سامنے جب بیٹھتا ہے تو یہ کیفیت اس میں خضوع

و خضوع کی وجہ سے طاری ہوتی ہے کہ وہ عاجزی اختیار کرتا ہے۔

2۔ خدا کے سامنے جوابدہی کا احساس

غماز انسان کو خدا کے سامنے جوابدہ ہونے کا احساس دلاتی

ہے اور انسان کو ہر لمحے غماز میں احساس ہوتا ہے کہ انسان نے خدا

کے آگے ہر حال میں جوابدہ ہونا ہے یہ عمل اس میں انگساری پیدا

کرتا ہے

ترجمہ: جو زرہ ہر ہنگی کرے گا وہ بھی دیکھ لے گا اور جو

زرہ برابر لہرائی کرے گا وہ بھی دیکھ لے گا۔ (القرآن)

3. غرور و تکبر کا خاتمہ

انسان جب ایک خدا کے سامنے جھکنا ہے تو اس کے اندر سے غرور و تکبر اس کی پیشانی کے زمین پر گلتے ہیں زمینوں سے جاتا ہے۔ قرآن ہر ایک میں ارشاد ہے

ترجمہ: اور تکبر تو صرف اللہ ہی کے لئے ہے

ایسی ہی عرف ایک جگہ سے اٹھ کر کیا تھا جس کی بعورت اسے ملحق قرار دیا گیا۔ اسلئے انسان عاجزی اختیار کرنے سے بچ کر رہا ہے۔ یہ ایک جگہ سے تو گراں سمجھتا ہے۔ ہزار جگہ سے رہتا ہے آدمی کو نجات

4. مساوات کا درس۔ انکساری کا ذریعہ

جب انسان باغی وقت نماز ادا کرنے کیلئے مسجد جاتا ہے وہاں نمازی مقام و مرتبے اور رنگ و نسل کا لحاظ کئے بغیر کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوتے ہیں جس سے مساوات کے تصور کو فروغ ملتا ہے اور انسان کو یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ اللہ کی نظر میں تو سب برابر ہیں اسلئے یہ انسان کو اور عاجز و انکسار بنادیتا ہے۔ قرآن ہر ایک میں ارشاد ہے:

ترجمہ: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ ہر ہیزگار ہے۔

۵ جذبہ ہمدردی و انگساری

غماز ہمدردی و انگساری کا جذبہ پیدا کرتی ہے جب انسان غماز کی ادائیگی کے لئے مسجد کا رخ کرتا ہے تو اسے معاشرے کے دیگر لوگوں کے حالات کا بہتہ چلتا ہے جس سے انسان کے اندر دوسروں کے لئے ہمدردی اور انگساری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں انسان خدا کی نعمتوں کا مستحق ہے شکر کرتا ہے اور دوسروں کے حالات انسان کے اندر مزید عاجزی و انگساری کے جذبات پیدا کرتے ہیں۔

add a few more arguments in this part.....

حاصلِ بحث

غماز ایک ایسی عبادت ہے جو انسان کی روحانی و اخلاقی نشوونما کا باعث بنتی ہے اور انسان کے روج و غلبہ کی تظہیر کر کے انسان کے اندر ضبط نفس اور انگساری کے جذبات پیدا کرتی ہے۔ غماز کا جماعت کی ادائیگی اس عمل میں مزید اہم کردار ادا کرتی ہے۔

سوال نمبر ۱۔

زکوٰۃ صرف عبادت کی ایک صورت نہیں بلکہ ایک مؤثر معاشی نظام بھی ہے۔ اس بیان پر قرآنی تعلیمات اور زکوٰۃ کے سماجی و معاشی اثرات کی روشنی میں نوٹ لکریں۔

زکوٰۃ ایک مؤثر سماجی و معاشی نظام

زکوٰۃ اسلامی نظام عبادات میں سے ایک اہم عبادت ہے جس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن پاک میں جہاں نماز کا حکم آیا ہے وہیں ہر زکوٰۃ کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ یہ ایک مالی عبادت ہے۔ زکوٰۃ صرف ایک عبادت ہی نہیں بلکہ ایک مکمل معاشی نظام بھی ہے جسکی بدولت ایک اسلامی ریاست خلافت اسلامی ریاست کا درجہ اختیار کرتی ہے۔ زکوٰۃ واحد ایسی عبادت ہے جسے اسلامی ریاست کا سربراہ طاقت کے زور پر بھی حاصل کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ نہ دینے والوں کے خلاف جہاد کیا اسلامی ریاست میں روٹی، کپڑا، مکان وغیرہ فراہم کرنا ریاست کی ذمہ

داری ہے جبکہ قرآن کو خود انہیں وغیرہ کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے ایسی صورت میں زکوٰۃ ایک ایسا حکم کہ دارالافتاء سے جسکی بدولت امراء سے لے کر غریبوں میں زکوٰۃ تقسیم کی جاتی ہے حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا: در بارے درجہ و فرات کے کتاب ایک کتابھی اگر ہو گا سرتا ہے تو مجھ سے سوال ہوگا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

خادم من اموالهم صدقہ اور تترکیمہا (القرآن)

ترجمہ: ان کے اموال میں سے صدقات (زکوٰۃ) تحصیل کرو اور اس کے ذریعے سے انہیں پاک کرو۔

قرآنی تعلیمات اور زکوٰۃ کا نظام

قرآن پاک میں متعدد مقامات پر زکوٰۃ اور غار کا ذکر اکٹھا کیا گیا ہے کیونکہ جس طرح غار محض ایک عبارت نہیں بلکہ ایک مکمل سماجی نظام اور ثقافتی رویہ ہے اسی طرح زکوٰۃ ہی عرف ایک عبارت ہی نہیں بلکہ ایک مکمل سماجی و سماجی نظام ہے جس کے بارے میں قرآن کریم میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

* مصارف زکوٰۃ کی آیت - مکمل نظام کی عکاس

سورۃ التوبہ میں زکوٰۃ کے مصارف کے بارے میں ایک آیت نازل ہوئی ہے جو اسلام کے مکمل حاشی نظام کی عکاسی کرتی ہے۔

انما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملین
علیہا والمؤلفۃ قلوبہم فی الرقاب والغریبین
وفی سبیل اللہ وابن السبیل وفریضۃ من
اللہ

ترجمہ:- بے شک صدقات تو فقراء، مساکین، عاملین (زکوٰۃ) کیلئے اور مؤلفۃ القلوب (دروں کو ٹیکیں دینے کیلئے) اور سرگردشیں چھڑانے میں اور قرضہ داروں کے قرض ادا کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کیلئے ہیں یہ فرض ہے اللہ کی طرف سے ✓

اس آیت کی روشنی میں آٹھ مصارف زکوٰۃ بیان ہوئے ہیں جو

زکوٰۃ حاصل کرنے کے حقدار ہیں

- 1- فقراء ے جو غریب ہو اور دست سوال دراز کرنا ہو
- 2- مساکین ے جو غریب ہو اور دست سوال لے کر دراز نہ کرنا ہو
- 3- عاملین زکوٰۃ ے زکوٰۃ اٹھی کرتے والے

- 4۔ مؤلفۃ القلوب سے جو غریب اسلام قبول کرے اس کی دیہوئی گنتیں
- 5۔ گردشِ جہان میں سے غلاموں کو آزاد کروانے کیلئے زکوٰۃ کا استعمال
- 6۔ قرضداروں کے لئے قرضداروں کے قرض ادا کرنے میں
- 7۔ خدا کی راہ میں
- 8۔ مسافر کیلئے

اس آیت میں جو مصارف بیان کیے گئے ہیں ان سے زکوٰۃ کی مکمل وضاحت ہو جاتی ہے، بلکہ یہ ایک ایسا نظام ہے جو اپنے ماننے والوں کے معاشی معاملات کو بہتر بنانے میں ایسے کردار ادا کرتا ہے۔

* دولت کی گردش کا نظام

قرآن پاک میں دولت کو گردش میں رکھنے کیلئے بھی زکوٰۃ کا معاشی نظام متعارف کروایا گیا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

کی لا یكون دولة بین اغنیاء منکم (القرآن)

ترجمہ: ایسا نہ ہو کہ دولت تمہارے مالداروں کے درمیان ہی گردش کرتی رہے۔

* دولت کا ہمارا اسراء سے غریبوں کی طرف

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے
ترجمہ: زکوٰۃ ان کے اسراء سے لے کر غریبوں میں تقسیم
کی جائے

زکوٰۃ کی بدولت ایک مکمل سماجی نظام قائم رہتا ہے اور دولت
صرف اسی طبقے کے پاس جمع ہو کر نہیں رہ جاتی بلکہ اسراء سے
غریبوں کی طرف دولت کا بہاؤ ہوتا ہے جو کہ انتہائی آئندہ نیک
سچویشن ہے۔

* دولت جمع کر کے رکھنے کی وعید

قرآن پاک میں دولت کو جمع کر کے رکھنے والوں کو سخت
وعید سنائی گئی ہے تاکہ اسلام کا سماجی نظام قائم رہے، ارشاد
باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں
اور اسے خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے
انہیں دردناک عذاب کی وعید سنارو۔

سماجی و معاشی اثرات کی روشنی میں زکوٰۃ ایک موثر معاشی نظام

۱۔ غربت کا خاتمہ :-

زکوٰۃ بطور معاشی نظام مکارے سے غربت کا خاتمہ کرنے میں مکمل مدد دیتی ہے۔ زکوٰۃ کی بدولت ضرورت مندوں کی ضروریات پوری ہوتی رہتی ہیں۔ زکوٰۃ غریبوں کا حق و امراء لہر قائم کر دیتی ہے اور امراء اپنے مال میں غریبوں کو بھی حصہ دار بنانے میں

۲۔ سود سے پاک معاشی نظام

زکوٰۃ کی بدولت سود سے پاک معاشی نظام قائم ہوتا ہے۔ سود چونکہ زکوٰۃ کی ضد ہے جس میں زیادہ سے زیادہ کی خواہش قائم رہتی ہے جبکہ اسلام میں زکوٰۃ زائد دولت لہر ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

ترجمہ: اللہ حرام کرنا ہے سود کو اور حلال کرنا ہے
بیع کو

3۔ بے روزگاری کا خاتمہ

زکوٰۃ کی دولت معاشرے سے بے روزگاری کا خاتمہ سونپنا ہے
لوگ دولت کو جمع کر کے رکھنے کے بجائے مزید نفع کا رو بہ راس لگانے ہیں
جس سے لوگوں میں روزگار کے مواقع بڑھتے ہیں اور معاشرے
سے بے روزگاری کا خاتمہ ہوتا ہے۔

4۔ جرائم کا خاتمہ

معاشرے میں زیادہ تر جرائم دولت کی غیر منصفانہ
تقسیم کی بدولت ہوتے ہیں۔ جب زکوٰۃ کا نظام نافذ کیا
جائے گا تو اس سے غریبوں کو ان کا حق دست سوال دراز
کرنے کی بجائے مل جائے گا اور وہ دولت حاصل کرتے
کلیے نا جائز ذرائع اختیار نہیں کریں گے۔

فرضیوں کے قرض ادا کرنے میں زکوٰۃ کا استعمال

جو تکہ زکوٰۃ کے مصارف میں بھی شامل ہے لہذا جو فرضیہ دار
ہیں وہ زکوٰۃ کی بدولت اپنا فرض آسانی سے ادا کر سکیں گے اور
یوں مختلف جرائم جو درجہ ہی ختم ہو جائیں گے جیسے قودرکشی
جوہری، ڈاکہ، اولاد کو قتل کرنا وغیرہ۔

5۔ طبقاتی تقسیم کا خاتمہ

زکوٰۃ محاسبے سے طبقاتی تقسیم کو ختم کرنے میں ایسے کم کردار ادا
کرتے ہیں۔ اس پر غریب کی فیلیج زکوٰۃ کی بدولت کم سے کم سوجھائی
ہے بلکہ محاسبہ طبقات میں تقسیم بدلتا ہے جس سے بچ جاتا ہے۔

تنقیدی جائزہ

زکوٰۃ اگرچہ ایک مکمل معاشی نظام ہے لیکن یہ نظام اپنے
مقاصد حاصل کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اگر محاسبے سے سود کی
محنت کو مکمل ختم کر دیا جائے تو زکوٰۃ کی فاصلہ کے نظام کو فائز
بنایا جائے تب ہی معاشی ترقی رہ سکتی ہے اور زکوٰۃ کا معاشی
نظام اپنا مؤثر کردار ادا کر سکتا ہے۔

حاصل شد

زکوٰۃ صرف ایک عبارت نہیں بلکہ ایک مکمل معاشی
نظام ہے جو کہ قرآنی آیات و فراسین نبویؐ سے بھی ثابت
ہے۔ زکوٰۃ کے محاسبے پر ہر شمار ساجی ہو معاشی اثرات مرتب
ہوتے ہیں جو محاسبے کو ایک فلاحی معاشی بنانے میں مدد
فرام کر کے ہیں۔ غرض اس امر کی ہے کہ اس نظام کو
مکمل طور پر نافذ کیا جائے تاکہ غریب و فاقہ و غریبین خدا عزوجل
کے دوا کی طرح زکوٰۃ کے اثرات حاصل ہو سکیں۔